

سخن ہائے پہاں

سپاسِ گزار ہوں ربِ ذوالجلال کا کہ جس نے گلِ چیدہ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو علم کی خوش بودے کر، دونوں عالم کو اس خوش بوسے معطر کر دیا۔ ادب کا تعلق انسان سے ہے اور انسان زندگی سے جڑا ہوا ہے۔ اس (ادب) کا ایک عنصر ادب برائے زندگی ہے چوں کہ ادب رنگوں، خوبصوروں، روشنیوں، آوازوں، سلیقہ مندی، ضابطوں اور رعنایوں کا مرقع ہے تو زندگی اس کی عملی تصور یہ ہے۔ میرا موضوع ”مصحفی کی تمثال نگاری“، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کی ابواب بندی کچھ یوں کی گئی ہے:

مصحفی کی تمثال نگاری

باب اول : تمثال نگاری لغوی و اصطلاحی معانی اور تحسین و تجزیہ

باب دوم : ادبی روایت — شعری و تہذیبی تناظر میں

باب سوم : اردو غزل میں تمثال نگاری کی روایت — ولی سے غالب تک

باب چہارم : مصحفی کی تمثال نگاری

اس تحقیقی مقالے کی بہ طریق احسن تقویم و تکمیل کے ضمن میں میرے دلی شکریہ کے مستحق میرے مگر ان مقالہ

جناب پروفیسر ڈاکٹر بسم کاشمیری ہیں جن کی ادبی و علمی اور تہذیبی و فکری خدمات ہی ان کا مستند حوالہ ہیں۔ آپ نہایت مشفق،

ملن سار اور اچھے انسان ہیں۔ جناب نے اخلاق، تہذیب، معاملہ فہمی، شائستگی اور وضع داری کی جو وضع ڈالی ادب، تاریخ اور

روایت اسے کسی طور پر اموش نہیں کر سکتے۔ ”ہم نے اک عمر گزاری ہے غم یار کے ساتھ“ کے مصدقہ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ

ڈاکٹر صاحب نے اپنی ساری زندگی علم و ادب کی خدمت اور بحث جو میں گزار دی اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ نام ور

محقق، مترجم، نقاد، ناول نگار اور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ میں الاقوامی شہرت یافتہ استاد بھی ہیں۔ آپ نے اردو زبان و